Name of the Candidate : Mahboob Elahi
Name of Supervisor : Prof. Wahajuddin Alvi
Department : Urdu
Topic of Research : **"Shah Alam Sani Bahaisiyat-e Shayar-o-Nassar"**
Key Words : Tahqeeq,Tanqeed,Taareekh, Shayri Nasrnigari

Abstract

پانچ کلیدی الفاظ:

• تحقیق • تنقید • تاریخ • شاعری • نثرنگاری

اٹھارہویں صدی کی تاریخ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس صدی میں بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے۔ ایک طرف جاٹوں، مرہٹوں اورسکھوں کی شورش نے ملک کے اندر بدامنی پھیلارکھی تھی تودوسری جانب احمد شاہ ابدالی کے حملوں نے مغلیہ حکومت کی عظمت کو پامال کردیا تھا۔ بہادرشاہ ظفر کے عہد تک مغلیہ سلطنت زوال پذیر ہوچکی تھی اوراس عظیم سلطنت کا دائرہ پالم تک سمٹ کر رہ گیا تھا۔شاہ عالم ثانی اسی زوال پذیر مغلیہ عہد کے چشم وچراغ تھے جو بعد میں خود بھی بادشاہ ہوئے۔ان کا اصلی نام میرزا عبداللہ اور خاندانی نام عالی گوہر تھا۔ بچپن میں انھیں لال میاں اور میرزا بلاقی بھی کہا جاتا تھا۔ انھوں نے جب اقتدارسنبھالاتو محمد شاہ عالم ثانی کہلائے۔

شاہ عالم ثانی کی شخصیت ہمہ گیرتھی۔ وہ کئی زبانوں میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔تصوف سے بھی شغف تھا۔ خطاطی، موسیقی اور سپاہ گری میں مہارت تھی۔ شعروسخن کی طرف طبیعت بچپن سے ہی مائل تھی۔ فارسی اوراردو میں شعر کہا کرتے تھے۔ان دونوں زبانوں میں آفتاب اور بھاشا میں شاہ عالم تخلص فرمایا کرتے تھے۔

شاہ عالم ثانی ایک شاعر کے علاوہ بہترین نثرنگار بھی تھے۔عجاب القصص ان کی شاہکار تصنیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں مصنف نے یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ اس میں کوئی لفظ غیر مانوس، خلاف روزمرہ اور بے محاورہ نہ ہو۔ اس میں ایسے محاورے کا استعمال کیا گیا ہے جو عوام وخواص میں مستند تھے۔ زبان وبیان بالکل سہل وسادہ اور بول چال کی زبان کے بے حد قریب ہے۔ نثرنہایت موثراور جذبات واحساسات و درونی

کیفیات کو بیان کرنے کی صلاحیت سے مملو ہے۔اس کتاب کی نثر پڑھتے وقت میر امن کی نثری حلاوت اور قصہ چہار درویش کا زورِ بیان ذہن میں گردش کرنے لگتا ہے۔ اس کی زبان میں میر امن کے چہار درویش کی سادگی و چاشنی کا احساس ہوتا ہے۔

پی ایچ ڈی کے اس تحقیقی مقالے کا عنوان 'شاہ عالم ثانی بحیثیت شاعر و نثّار' ہے۔اس مقالے میں شاہ عالم ثانی کی شاعری اور نثر نگاری کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔شاہ عالم ثانی کے عہد میں اردو زبان و ادب کی صورت حال، اردو شاعری اور نثر نگاری کے نقوش کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور شاہ عالم ثانی کے عہد میں زبان و بیان اور اظہار کی مختلف شکلوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔شاہ عالم ثانی کے انہیں علمی خدمات کا جائزہ لینے کے لیے میں نے اپنے تحقیقی مقالہ 'شاہ عالم ثانی بحیثیت شاعر و نثّار' کے تحت مقالے کو مقدمہ، حاصل مطالعہ کے ساتھ کل پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے:

- پہلا باب 'شاہ عالم ثانی کی سوانح حیات' کے عنوان سے ہے۔
- دوسرا باب میں نے 'شاہ عالم ثانی کے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات' کے عنوان سے قائم کیا ہے۔
- تیسرے باب کا عنوان ہے 'شاہ عالم ثانی آفتاب کی شاعری'۔
- چوتھے باب میں شاہ عالم ثانی کی نثر نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔
- اسی طرح میں نے اس مقالے کا پانچواں اور آخری باب 'شمالی ہندوستان کی نثر پر شاہ عالم ثانی کے اثرات' کے عنوان سے مختص کیا ہے۔اس کے بعد حاصل مطالعہ ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ مذکورہ موضوع کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینے کے بعد بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ شاہ عالم ثانی اپنے معاصرین میں ایک منفرد لب و لہجہ کے شاعر تھے۔

اس تحقیقی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اردو کے اس ارتقائی دور میں جب اردو خود ریختہ کہلاتی تھی۔ اس وقت صاف ستھری زبان میں شاہ عالم ثانی نے شاعری کی ہے جب کہ اس وقت عربی فارسی کا عروج تھا اور اردو شاعری عجز بیانی کی علامت سمجھی جاتی تھی۔شاہ عالم ثانی کی شعری اور نثری تصانیف یقیناً قابل قدر ہیں۔شاہ عالم کی یہ تصنیف عوام سے قریب ہونے کی یہ پہلی کاوش تھی۔کسی بادشاہ نے پہلی بار خواص کی محفل سے اٹھ کر عوام سے نزدیک ہونے کا ارادہ کیا تھا، جس کی مثال شاید ہی اس دور کے کسی اور بادشاہ کی تحریر میں ملتی ہو۔

○○